فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۳ شوال ۱۳۸۹ھ - ۲ صلح ۱۳۴۹ ہش - ۲ جنوری ۱۹۷۰ء	نمبر ۲

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ یکم صلح ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سے تکان کے علاوہ بخار کی کیفیت ہے جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ یکم صلح ـ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دل کی کمزوری اور شدید سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

● مکرم لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمود احمد صاحب (ریٹائرڈ) ڈینٹل سرجن پاکستان میڈیکل کونسل کے حالیہ انتخابات میں بھاری اکثریت کے ساتھ کامیاب ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ اعزاز اللہ تعالیٰ اُن کے لئے مبارک کرے اور انہیں ملک اور قوم اور انسانیت کی بہتر سے بہتر خدمت کی توفیق عطا کرے۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

● ماہِ فتح (دسمبر) ختم ہو چکا ہے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بروقت رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

احبابِ جماعت مطلع رہیں کہ ۱۲ صلح ۱۳۴۹ ہش (۱۲ جنوری ۱۹۷۰ء) تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقاتیں بند رہیں گی۔ احباب اِس امر کا خاص خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ کھولنے والا

جماعتِ احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۸ واں للٰہی جلسہ سالانہ

ستان اور درجنوں بیرونی ممالک سے سینکڑوں احباب کی طرف سے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد کے دعائیہ برقی پیغامات

جلسہ میں پاکستان کے کونہ کونہ اور مشرق و مغرب کے دور و دراز ممالک سے آنیوالے قریباً ایک لاکھ افراد کی شرکت

(۲)

اُن درجن بھر بیرونی ملکوں کے احباب کے علاوہ جنہوں نے درجنوں کی تعداد میں ہزاروں میل کا سفر طے کر کے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ درجنوں بیرونی ممالک کے سینکڑوں احباب نے جن کے لئے ہزارہا میل کی مسافت اختیار کر کے یہاں آنا ممکن نہ تھا تاریں اور کیبل گرام ارسال کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد، سلام، اور دعا کی درخواست پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ انفرادی تاروں کے علاوہ بیرونی ملکوں کی جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والے تار بر مستزاد تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مولوی ...الرحمٰن صاحب انور نے ۲ دو مختلف اجلاسوں میں جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کا اشتیاق رکھنے والے دُور افتادہ بھائیوں کے تاروں کے خلاصے پڑھ کر سنائے۔ چنانچہ ...موقع پر پاکستان کے کونہ کونہ سے ...سول ہونے والے لاتعداد تاروں کے ...وہ ۲ دو درجن سے زائد ملکوں کے نصف صد ...زائد شہروں اور مقامات سے موصول ...نے والے تار پڑھ کر سنائے گئے۔ مشرق ...لے کر مغرب کے آخری سرے تک پھیلے ...ئے ان شہروں میں کولمبو، رنگون، سنگاپور، ...الالمپور، بنڈونگ، جکارتہ، فجی، پٹنہ، ...کندر آباد، قادیان، تہران، عدن، کویت، ...بئی، نیروبی، دارالسلام، کمپالہ، کسموں، ...ر، ۱ روز ہل مارشیس، منروویا، لیگوس، ...نو، فری ٹاؤن، بو، اکرا، مالکٹ پانڈ، ...ھرسٹ، لونگسٹن، انقرہ، کوپن ہیگن، ...یڈاُوور (ڈنمارک)، فرانکفورٹ، زیورک، ...گ، میڈرڈ، لندن، گلاسگو، مانچسٹر، ...ٹر، بکنگھم شائر، جلنگھم، ایڈمونٹن، ...شنگٹن، نیویارک، شکاگو، کلیولینڈ، ٹورانٹو وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب احباب اگرچہ جسمانی طور پر جلسہ میں موجود نہ تھے لیکن تاروں کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کر کے روحانی طور پر انہوں نے بھی اِس میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

جلسہ میں شامل ہونیوالے خوش نصیبوں کی تعداد

امسال لنگر خانوں سے کھانا کھانے والوں کی ایک وقت کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۶۷۰۶۹ رہی جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد ۶۲۶۸۵ تھی۔ اِس طرح امسال ایک وقت میں لنگر خانوں سے کھانا کھانے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد میں ۴۳۸۴ کا اضافہ ہوا۔ لیکن امسال جلسہ گاہ میں سامعین کی تعداد اور اجلاسوں کے بعد بازاروں اور سڑکوں پر آمد و رفت، رونق اور چہل پہل سالِ گزشتہ کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ ۱۹۶۷ء کے بعد جس سال مہمانوں کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ رہی تھی امسال پہلی بار ایسا ہوا کہ ظہر اور عصر کی نمازوں کے وقت جلسہ گاہ سے ملحقہ شمالی میدان جلسہ گاہ کی طرح ہی نمازیوں سے پُر ہو ہو جاتا تھا۔ اِس طرح لنگر خانوں سے کھانا کھانے کی سعادت حاصل کرنیوالوں، پرائیویٹ رہائش گاہوں میں طعام کا از خود انتظام کرنے والوں، خورد و نوش کے لئے ہوٹلوں کی طرف رجوع کرنے والوں، لائلپور اور سرگودہا میں مقیم رہ کر روزانہ موٹروں کے ذریعہ ربوہ آنے والوں اور مقامی آبادی کے اعداد و شمار کو ملا کر امسال بھی اسلام و احمدیت کے قریباً ایک لاکھ فدائیوں نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے خدائے واحد کی تقدیس بلند

(باقی دیکھیں صـ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر صلح ۱۳۴۹ ہش

ہمارے جلسہ سالانہ کا ایک انتظامی پہلو

ہمارا ۷۸ واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۹ء کی شام کو پانچ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی غیرمعمولی موثر اور مخلصانہ دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دنیا بھر میں شاید ہی کوئی جلسہ یا مجلس ایسی ہوگی جو اپنی زندگی کے ۷۸ ویں سال تک پہنچی ہو صرف ہمارا جلسہ سالانہ ہی ایک ایسا جلسہ ہے جو متواتر سوا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایک آدھ دفعہ نہ ہو سکا ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض مجبوری حالات کو چھوڑ کر یہ جلسہ عین ان تاریخوں میں منعقد ہوتا رہا ہے جو تاریخیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر فرمائی تھیں۔ یہی ایک بات ایسی ہے کہ جس سے یہ توقع بندھتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا سالانہ جلسہ ایک دوامی رنگ اختیار کر چکا ہے اور انشاء اللہ تاقیامت یہ دَور چلا جائے گا۔ دوسری بات جو اس سے واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جماعتِ احمدیہ کا مستقبل نہایت روشن ہے اور اس کا دوام جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت تحدی سے کی ہوئی پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے یقینی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ جو کام اس جماعت سے لینا چاہتا ہے وہ ضرور بر ضرور حاصل ہوگا اور دنیا کی کوئی روکاوٹ اس کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ جماعت کے انجام کے متعلق جاننا چاہتے ہیں ان کو ہمارے سالانہ جلسوں کی روداد کا مطالعہ واضح ترین طریق سے بتا سکتا ہے کہ یہ جماعت جس کا بیج آج سے ستر اسّی سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے اشارے اور اس کی مدد سے ایک بنجر زمین میں بویا تھا اس کو اللہ تعالےٰ نے آسمانی پانی سے شاداب کرکے اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ ذرا سا بیج اُگا ہے بڑھا ہے اور پھیلتا چلا گیا ہے یہاں تک کہ اب عالمگیر صورت اختیار کر گیا ہے اور دنیا کی مختلف قومیں اس کے سائے کے تلے آرام کرنے کے لئے آ رہی ہیں اور یہ سایہ ان سب کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ جلسہ کی مختصر روداد سے جو الفضل میں شائع ہو رہی ہے اس سے اس بات کا اندازہ کرنا ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔

۷۸ سال کی تاریخ کا مطالعہ کرکے دیکھ لیں کہ کتنی مذہبی اور غیرمذہبی تحریکیں اُٹھیں۔ کتنے جلسوں کی بنیادیں ڈالی گئیں۔ کتنے اجتماع مختلف ناموں سے ظہور پذیر ہوئے لیکن سوا ہمارے جلسہ کے ان میں سے ایک بھی اپنی صورت پر تو کیا کسی صورت میں بھی چند سالوں تک قائم نہیں رہ سکا اور زمانے کے تغیّرات نے ان کا نام ونشان بھی مٹا دیا ہے۔ آج ان کا نام لیوا کوئی نہیں اور نہ کوئی ایسا انسان باقی ہے جس کو ان کا نام بھی یاد ہو۔ لیکن ہمارا جلسہ سالانہ جس کی بنیاد ایک مقدس انسان نے جس رنگ اور جس صورت میں قائم کی تھی اس رنگ اور اسی صورت میں ترقی کرکے ان حدود تک پہنچ گیا ہے کہ اب لوگ اس کے میٹھے اور خوشبودار پھل کھا رہے ہیں اور اس کے سایوں میں آرام کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں دنیا کے دور ودراز کونوں سے مرکز میں آ رہے ہیں۔ چنانچہ اس مختصر روداد سے جو گزشتہ جلسہ سالانہ کے متعلق الفضل میں شائع ہو رہی ہے واضح ہو جائے گا کہ ※

※ ہمارا جلسہ سالانہ کیا بلحاظ شان وشوکت اور کیا بلحاظ تعداد کے گزشتہ جلسے سے ایک قدم اور آگے نکل گیا ہے۔ چنانچہ امسال صرف کھانے کی پرچیوں ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے سال کی نسبت ڈیڑھ ہزار پرچی زیادہ کاٹی گئی ہے۔ اس سے کم ازکم اتنا واضح ہوتا ہے کہ امسال پچھلے سال کی نسبت شمولیت کرنیوالوں کی تعداد میں ڈیڑھ ہزار کا اضافہ ضرور ہؤا ہے۔

(باقی)

بارگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم میں عالمِ اسلام کی فریاد

(یہ نظم مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی نے جماعتِ احمدیہ کے ۷۸ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ر فتح (۲۸ر دسمبر) کے آخری اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریر سے قبل خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنائی)

تباہیوں کا طلب گار ہو گیا ہوں مَیں
زیاں شعار وخطا کار ہو گیا ہوں مَیں

ضمیر مجھ سے خفا بدگماں ہے دل مجھ سے
نہ جانے کتنا گنہگار ہو گیا ہوں مَیں

تُو آفتاب ہے میرے دل ونظر کو جگا
اندھیری شب کا پرستار ہو گیا ہوں مَیں

حضورؐ! سَیلِ حوادث رُکے گا کیا مجھ سے
کہ آج ریت کی دیوار ہو گیا ہوں مَیں

زمانے بھر نے کیا سخت اختلاف مگر
زمانے بھر کا طرفدار ہو گیا ہوں مَیں

حضورؐ کا سیٔرِ دل ہے مری نگاہوں میں
حضورؐ حاضرِ دربار ہو گیا ہوں مَیں

پھر آج طُورِ مری آنکھ میں اُتر آیا
پھر آج طالبِ دیدار ہو گیا ہوں مَیں

حرم نشیں ترے قرباں نواز دے مجھ کو
قریب سایۂ دیوار ہو گیا ہوں مَیں

نگاہ ودِل پہ ہے طاری غنودگی ثاقبؔ
سمجھ رہا تھا کہ بیدار ہو گیا ہوں مَیں

دُعا اور اس کے آداب

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

مورخہ ۲۶ فتح ۱۳۴۸ہش (۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء) کو جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب نے مندرجہ بالا موضوع پر جو اہم تقریر فرمائی اس کا مکمل متن درجِ ذیل کیا جاتا ہے :-

اِس مضمون کے دو حصے ہیں۔ اوّل یہ کہ دعا کیا ہوتی ہے اور اس کی اہمیت اور ضرورت کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ دعا کے آداب کیا ہیں۔ یعنی دعا کی قبولیت کی شرائط کیا ہیں۔

دعاء کے معنے ہیں نَادَاہُ ۔ رَغِبَ اِلَیْہِ ۔ اِستعانہ۔ یعنی اس کو پکارا۔ اس کی طرف راغب ہوا۔ اس سے مدد چاہی۔ سو اللہ تعالےٰ سے دعا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف جھکتے ہوئے اسے پکارا جائے اور اس سے مدد مانگی جائے۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ رکھی ہے کہ وہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرے اور اس کا عبد یعنی کامل فرمانبردار بندہ بن جائے جس سے اسکے اندر خدائی صفات کا انعکاس ہو اور اسکو اخلاقی اور روحانی بلندیاں حاصل ہوں۔ کلامِ الٰہی اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے نازل ہوا اور اس میں معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے سب سے بڑا وسیلہ دعا بتایا گیا کیونکہ اسی سے بندہ اور خدا کے درمیان براہِ راست تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے تمام مذاہب نے دعا کی تعلیم دی اور اسے بنیادی چیز قرار دیا۔ اسلام نے آکر اس کی تکمیل کی اور دعا کو اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا دیا۔ اللہ تعالےٰ کی صفات ایسے رنگ میں بیان کیں کہ انسان کے اندر دعا کے لئے زبردست تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر دعائیں بھی ایسی سکھا دیں جو اکمل ترین ہیں اور انسانی ضروریات کے سب پہلوؤں پر حاوی ہیں۔

اسلام نے دعا کو نماز کی شکل دی اور سب سے پہلے یہی فرض کی گئی۔ نماز کا مغز سورہ فاتحہ ہے جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ سورہ فاتحہ ایک ایسی دعا ہے جو قرآنِ کریم کا خلاصہ ہے اور ایسے مطالب پر مشتمل ہے کہ اس سے پہلے کسی الہامی کتاب میں ایسی دعا نہیں سکھائی گئی۔ نہ کوئی انسانی دماغ تجویز کر سکتا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی چار بنیادی صفات نہایت خوبصورتی اور جامعیت سے بیان کی گئی ہیں اور پھر ایسے خدا کو سامنے دیکھتے ہوئے اس سے انتہائی تذلل اور عاجزی سے ایسی کامل دعا مانگی گئی ہے کہ وہ انسان کے جسم اور رُوح کا کوئی حصہ نہیں چھوڑتی اور اس کو سارے کا سارا رحمتِ الٰہی کے نیچے لے آتی ہے۔ اس کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورہ فاتحہ کے جو معارف بیان فرمائے ہیں وہ یکجا کر کے شائع کر دیئے گئے ہیں۔ وہ پڑھنے اور سمجھنے کے لائق ہیں۔ ضرورت ہوتی ہے کہ نماز میں سورہ فاتحہ کی آیات کو بار بار دُہرایا جائے اور ان کے اصل منشاء کو دل میں اُتارا جائے۔ یہ دعا اگر پورے صدق اور اخلاص اور عاجزی سے کی جائے اور بار بار کی جائے تو عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ قائم کرنے میں سب سے زیادہ موثر ہے اور یہی دعا کا اصل مقصد ہے۔

بعض لوگ ناسمجھی کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ نماز میں آیات کو بار بار دُہرایا جائے یا اس میں اپنی زبان میں دعا مانگی جائے تو اس سے نماز خراب ہو جاتی ہے یہ سراسر غلط خیال ہے۔ نماز میں پڑھی جانے والی صفاتِ الٰہی کو یا اس کے دعائیہ کلمات کو سمجھ کر بار بار دُہرانے اور ان کے مطابق اپنے دل کی کیفیت بنانے اور خدا تعالےٰ سے واقعی مانگنے والی حالت پیدا کرنے اور مناسب مواقع پر (مثلاً سجدہ میں یا سلام پھیرنے سے پہلے یا دو سجدوں کے درمیان) اپنی زبان میں بھی اپنی حاجات کو پیش کرنے سے ہی نماز کا اصل مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اسی سے رُوح خدا تعالےٰ کے حضور میں جھکتی اور سجدے میں پڑتی ہے۔ اور تضرع اور زاری سے خدا تعالےٰ کے رحم کو کھینچتی ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز کے اندر پڑھنے کے لئے مختلف دعائیں سکھائی ہیں۔ پس اس طور سے نماز کے اندر کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ موثر بنتی ہے اور اپنا مقصد پورا کرتی ہے۔ اگر یہ طریق اختیار نہ کیا جائے خصوصاً نوافل یا تہجد میں۔ تو نماز مغز سے خالی رہ جاتی ہے اور اس میں وہ جذب پیدا نہیں ہوتا جو انسان کا مُنہ واقعی خدا تعالےٰ کی طرف کر دے اور اسے بدیوں اور بُرائیوں سے روک دے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم عام نماز پڑھنے والوں کو کوئی تبدیل شدہ انسان نہیں پاتے بلکہ وہ بدستور گناہوں کی آلودگی میں ملوث رہتے ہیں۔

دعا اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے صحیح طور پر میسر ہو تو وہ گناہوں کو دھو دینے والا پانی اور اس عاجز بندے کو خدا تعالےٰ کے قریب کرنے والا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ انسان جس یقین اور اطمینانِ قلب کا متلاشی ہے وہ اسے دعا کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے اگر دعا نہ ہوتی اور خدا کی طرف سے اس کی قبولیت نہ ہوتی تو خدا کی یقینی شناخت کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔ دعا سے ہی فیضانِ الٰہی حاصل ہوتا اور عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ دعا ہی انسان کو ظن اور شک کے اندھیروں سے نکال کر معرفتِ الٰہی کی روشنی میں لے آتی ہے اور آخر کار اسے اپنے رب کے قدموں میں لے جا کر بٹھا دیتی ہے تب اس کو نظر آتا ہے کہ اس کا ایک نہایت درجہ رحیم و کریم خدا ہے جو اس کو پاک و صاف کر سکتا ہے اور اس کی ہر حاجت کو پورا کر سکتا ہے اور اس کو ہر ترقی بخش سکتا ہے اور اس کی دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار سکتا ہے۔ پھر وہ بے اختیار اسی کی طرف جاتا ہے اور اسی سے ہر حاجت مانگتا اور اسی میں تسکین پاتا ہے۔

دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت پیارے الفاظ میں فرماتے ہیں :-

"پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے اور گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح خدا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاویگا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم۔ حیا والا، صادق۔ وفادار۔ عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی

فتوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائیگا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے۔ اور خدا ہی کی طرف جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے قریب ہے.... غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے۔ اور پانی کی طرح بہ کر آستانۂ حضرتِ احدیت پر گرتی ہے"
(اسلام لیکچر سیالکوٹ ص۲۶ تا ۲۸)

اسی طرح آپ نماز کے متعلق فرماتے ہیں:۔
"نماز کیا ہے۔ ایک دُعا جو درد۔ سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے۔ تا کہ بدخیالات اور برے ارادے دفع ہو جاویں۔ اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو.... خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک انسان حالت دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا.... پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت میں وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور نماز میں دعا کرتے تھے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ نماز سے زیادہ خدا کے قریب کرنے والی کوئی چیز نہیں"۔

"انسان کو چاہئے کہ مشکل۔ دکھ یا مصیبت کے وقت وضو کر کے خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو جاوے اور دعا کرے۔ وہ درحقیقت انسان کی آواز کو سنتا ہے۔ اور وہ حلیم ہے اور علیم ہے اور رحیم ہے کوئی اس کے سوا یار اور مددگار نہیں.... مومن وہ ہے جو سب سے اوّل خدا کا خیال اپنے دل میں لاوے۔ اور اس پر یقین اور توکل کو کامل رکھے۔ اور اس کے ماتحت اسباب کی تدبیر کرے"۔

دعا کی ماہیت۔ اور اس کی تاثیر کے متعلق ایک اَور جگہ فرماتے ہیں:۔
"جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے۔ اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہُوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے۔ اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جل شانہ اس کام کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے۔ تو بعد استجابت دعا وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے۔ تو قادرِ مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔
.... وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔ اور مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ اسبابِ طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں۔ جیسی کہ دعا ہے"۔
(برکات الدعا صفحہ ۶ تا ۸)

حضرت امام الزمان کے یہ پاکیزہ کلمات دعا کی حقیقت اور اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ آپ نے اور مقامات پر بھی اس کے متعلق بہت کچھ تحریر فرمایا ہے۔ درحقیقت دعا ہی انسانی زندگی کا مقصد پورا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے نماز کی شکل میں سب سے پہلے فرض کیا۔ اور جا بجا اس کی فرضیت کو دہرایا۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ دعا اور اس کی قبولیت کے متعلق ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔
(المومن آیت ۶۱)

اور فرمایا تیرے رب نے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں سنوں گا یقیناً وہ لوگ جو تکبر کی وجہ سے اپنے آپ کو مستغنی خیال کرتے ہوئے میری عبادت نہیں کرتے وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے دعا اور عبادت کو ایک ہی چیز قرار دیا ہے۔ آیت کے پہلے حصہ میں دعا کرنے کا حکم فرمایا (ادعونی) اور اس کی قبولیت کا وعدہ فرمایا۔ دوسرے حصہ میں اس کے لئے عبادت کا لفظ استعمال فرما کر اس سے اعراض کی سزا ذلت اور جہنم بتائی۔

استجابت کے لفظ کے متعلق یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس میں دو طور سے قبولیت شامل ہے۔
۱۔ دعا کے نتیجہ میں بندے کی ضرورت کو پورا کر دینا۔
۲۔ اس سے پہلے اسے رؤیا یا کشف یا الہام کے ذریعہ قبولیت کے متعلق بتا دینا چنانچہ لغت میں ہے۔

اِسْتَجَابَہٗ وَاسْتَجَابَ لَہٗ
اِسْتِجَابَۃً قَبِلَہٗ وَاَجَابَہٗ۔ اَللّٰہُ فُلَانًا وَلِفُلَانٍ: قَبِلَ دُعَاءَہٗ وَقَضٰی حَاجَتَہٗ (منجد)

یعنی استجابہ واستجاب لہ کے معنے ہیں اس کی بات کا جواب دیا۔ اور استجاب اللہ فلاناً کے معنے ہیں۔ اللہ نے اس کی دعا کو قبول کیا۔ اور اس کی حاجت کو پورا کیا۔

سو دعا کی قبولیت کا ایک مقام تو یہ ہے کہ انسان دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے لیکن اس کا اعلیٰ مقام یہ ہے کہ اس سے پہلے اسے رؤیائے صالحہ یا کشف یا الہام کے ذریعہ قبولیت کی خوشخبری بھی دے دے۔ اگرچہ محض قبولیت سے جو کئی بار ہو انسان کو اس مبدء فیوض کا احساس ہو جاتا ہے۔ اور دست خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہی کام کرتا ہوا نظر آ جاتا ہے۔ جس سے دل تسلی پاتا ہے۔ لیکن اطمینانِ قلب اور یقین اور معرفت اور محبتِ الٰہی بخشنے کی جو طاقت اور قوت دوسرے طریق قبولیت میں ہے وہ پہلے میں نہیں۔ اس سے تو گویا وہ رحیم و کریم خدا جو ہزاروں پردوں میں چھپا ہوا ہے صاف نظر آ جاتا ہے اور کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی روح تسلی یافتہ ہو کر اپنے رب کی طرف لوٹتی ہے۔ (باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ چندہ جات کی جمع شدہ رقوم جلد ارسال کریں

تمام قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ چندہ جات خدام الاحمدیہ کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز کو ارسال کر دیا کریں۔ تا کہ مرکز کے اخراجات بھی ساتھ ساتھ پورے ہوتے رہیں۔ اور مجالس پر بھی چندہ جات کا زیادہ بوجھ نہ پڑے۔
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان میں کامیابی اور درخواستِ دعا

میری بچی عزیزی امۃ الحلیب خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے ایم بی بی ایس کے آخری امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے خدمتِ خلق اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

زاہدہ ملک 139-N بورے والا
ہمشیرہ ملک صلاح الدین ایم اے درویش قادیان

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"
(افسر امانت تحریک جدید)

مشرقی پاکستان کے ایک مخلص اور فدائی مجاہد

الحاج مولوی مبارک علی خان صاحب مرحوم

(مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب صادق شاہد اف مشرقی پاکستان)

احباب الفضل میں یہ اطلاع پڑھ چکے ہیں کہ مشرقی پاکستان کے ایک مخلص اور فدائی احمدی بزرگ محترم مولوی مبارک علی صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۹۰ سال سے زائد تھی۔ مرحوم مشرقی پاکستان کے بوگرہ شہر کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۱۳ء میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس سے قبل مرحوم نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ ایک روشنی ملک کے شمال مغرب کی طرف آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ اور وہ بتدریج وسیع ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس سے سرزمین پنجاب یکلخت روشن ہو گئی۔ پھر اس کی تیز شعاعیں لہروں کی صورت میں چاروں طرف دور دراز علاقوں تک پھیلتی گئیں۔ انہی لہروں میں سے ایک لہر سرزمین بنگال منور ہو گئی۔ بالخصوص بنگال کے شمال مشرق کی طرف اس کی چمک نمایاں طور پر ظاہر ہوئی۔ جب آپ کو احمدیت کی خبر پہنچی تو فوراً تفہیم ہوئی کہ رؤیا میں دیکھی ہوئی روشنی یہی احمدیت ہے۔

رؤیا میں آسمانی شعلوں کی ایک لہر بنگال کی شمالی مشرقی سمت منور ہونے سے مراد برہمن بڑیہ کا علاقہ تھا۔ جو عین شمال مشرق میں واقع ہے۔ احمدیت کا نور حضرت مولانا سید عبدالواحد صاحب رضی اللہ عنہ کے قبول احمدیت کے ساتھ اس علاقہ میں نمایاں طور پر چمکا۔

مرحوم احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک عرصہ تک قادیان میں رہ کر دینی علوم حاصل کرتے رہے بعد میں اپنے وطن جا کر دن رات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں مشغول ہو گئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی زمانہ خلافت میں حضور اقدس نے جماعت کے انگریزی دان نوجوانوں کو احمدیت اور اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو مرحوم نے بھی اس تحریک میں شامل ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ترجمہ قرآن کریم انگریزی کا ایک بورڈ مقرر کیا۔ حضور خود اس بورڈ کے نگران اعلیٰ تھے اور حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ اس کے ممبران میں شامل تھے محترم خان صاحب مرحوم اس بورڈ کے سیکرٹری مقرر ہوئے ۱۹۱۵ء تک قادیان میں رہے۔ اس کے بعد اپنے وطن تشریف لے گئے اور چاٹگام کے ایک سکول میں استاد مقرر ہوئے۔ اس میدان میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ مسلمان طلباء کی خاطر رمضان المبارک اور عید الاضحی کے موقعوں پر رخصتوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کی نیز اسکول میں دیگر علوم کے ساتھ اردو پڑھانے پر بھی زور دیا۔ جس کو حکومت نے قبول کر لیا۔

قادیان سے واپسی کے چند دن بعد حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک خط موصول ہوا۔ جس میں حضرت مولوی نے تحریر فرمایا کہ آپ کے قادیان سے جانے سے بہت دکھ ہوا ہے۔ اس کے جواب میں مرحوم نے لکھا کہ میں بھی قادیان سے چلے آنے پر بہت رنجیدہ ہوں۔ کئی سال بعد جب آپ دوبارہ قادیان گئے تو حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے ایسا خط کیوں تحریر فرمایا۔

حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ جب آپ قادیان سے چلے گئے تو ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ مولوی مبارک علی صاحب کو واپس بنگال جانے کی اجازت دینے میں غلطی ہوئی ہے۔ میں نے گذشتہ رات خواب میں دیکھا ہے کہ ایک دیوار پر یہ عبارت لکھی ہوئی نظر آئی کہ مبارک علی کو کیوں جانے دیا گیا۔ حضرت مولوی صاحب فرمانے لگے کہ آپ قادیان میں ایک مکان تعمیر کر کے رہائش پذیر ہو جائیں۔ مرحوم کہنے لگے کہ میرا ارادہ ہے کہ میں بنگال میں ہی رہوں اور وہاں تبلیغ کا کام سرانجام دوں اس پر حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپ بے شک بنگال میں رہیں لیکن ایک مکان قادیان میں تعمیر کر کے اپنے اہل و عیال کو قادیان میں رکھیں تا آپ آسمان پر قادیان کے باشندے شمار کئے جائیں۔ مرحوم اس پر رضامند ہو گئے۔ اس وقت سے حضرت مولانا شیر علی صاحب کی قادیان سے عقیدت اور محبت نیز دوسروں کی تربیت کے متعلق آپ کی کوششوں کا علم ہوتا ہے

قادیان سے واپس جا کر چاٹگانگ کے اسکول میں اپنے کام میں مشغول ہو گئے سکول کے نگران شمس العلماء مولوی کمال الدین صاحب سے ان کے اچھے تعلقات قائم ہو گئے۔ چاٹگانگ میں قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ایک خط موصول ہوا۔ جس میں تحریر تھا کہ حضور اقدس آپ کو تبلیغ اسلام کی خاطر لندن بھجوانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اس خدمت کے لئے تیار ہیں؟ خط ملتے ہی مرحوم نے سکول کے نگران اور سپرنٹنڈنٹ شمس العلماء کمال الدین صاحب سے دریافت کیا کہ ہمارے امام مجھے تبلیغ اسلام کی خاطر انگلستان بھجوانا چاہتے ہیں وہ کہنے لگے کہ کیا آپ اتنی قابلیت رکھتے ہیں کہ یورپ میں جا کر تبلیغ کا کام سرانجام دے سکیں مرحوم نے جواب دیا کہ میں قابلیت تو نہیں رکھتا لیکن اگر ہمارے حضرت صاحب حکم دیں تو میں ضرور اس پر لبیک کہوں گا۔ کمال الدین صاحب کہنے لگے کہ بنگال میں تبلیغ کی کافی گنجائش ہے۔ یہاں ہی آپ تبلیغ کریں۔ اگرچہ میں احمدی نہیں ہوں تاہم میں آپ کے خیالات کی اشاعت و تبلیغ میں حتی المقدور مدد کروں گا۔ میرا آپ کے امام کے ساتھ براہ راست کوئی تعارف نہیں آپ خود ہی اک خط لکھ دیں کہ سکول کے نگران اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ میں یہاں ہی رہ جاؤں اور تبلیغ کروں۔ مرحوم نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھ دیا چند دن بعد جواب ملا کہ آپ بنگال میں ہی رہیں

اسکے چند دن بعد یہ تجویز ہوئی کہ چند دوستوں کو بلا کر پارٹی کی صورت میں تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ محترم خان صاحب مرحوم نے چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کو اور محترم مولانا خلیل احمد صاحب مونگھیری مبلغ سلسلہ کو ساتھ لے کر خان صاحب شمس العلماء کے گھر پر تشریف لے گئے۔ مقررہ دن وہاں کے سرکاری اور غیر سرکاری اعلیٰ افسروں کو اپنے گھر بلایا۔ سلسلہ کے مبلغ مولوی خلیل احمد صاحب مونگھیری نے تقریر کی۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے دن یکے بعد دیگرے تقاریر ہوئیں۔ پروفیسر عبداللطیف صاحب بہت متاثر ہوئے تھے۔ بعد میں حضرت مسیح موعود کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ۔ محترم پروفیسر صاحب کے احمدی ہونے پر اس علاقہ میں کافی شور پڑ گیا۔ محترم خان صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں علماء کا ایک وفد بھجوانے کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے حضرت مولانا سرور شاہ صاحب اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو بنگال بھیجا انہوں نے وسیع پیمانہ پر جلسے وغیرہ کئے۔ جو بہت مفید ثابت ہوئے۔ چند ماہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے محترم خان صاحب کو بیرون ہندوستان تبلیغ اسلام کے لئے بھجوانے کے لئے پھر خط لکھا۔ آپ نے اس مقدس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ چنانچہ آپ سلسلے کی طرف سے لندن چلے گئے اور کچھ عرصہ تبلیغ اسلام کا کام بجا لاتے رہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو برلن میں مبلغ کے طور پر متعین کر دیا۔ ۱۹۲۵ء ماہ جنوری تک تقریباً ساڑھے چار سال تک وہاں کام کرنے کے بعد اپنے وطن تشریف لائے دوبارہ ملازمت اختیار کر لی اور ۱۹۳۱ء میں اس سے فراغت حاصل ہوئی۔ اسی سال حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو صوبہ بنگال کے امیر صوبائی کے عہدہ پر متعین کر دیا۔ آپ ۱۹۵۰ء تک اس عہدہ پر فائز رہے اور اس عرصہ میں سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔

یہ مخلص اور فدائی بزرگ ایک لمبا عرصہ خدمت اسلام بجا لانے کے بعد اس دنیا سے انتقال فرما گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

انسپکٹران تحریک جدید کا مطالبہ

اکثر جماعتیں مطالبہ کرتی ہیں کہ انسپکٹران تحریک جدید بھجوائے جائیں۔ چونکہ انسپکٹران کی تعداد محدود ہے۔ اسلئے ہر جماعت کا مطالبہ پورا کرنا ممکن نہیں۔ اگر کسی جماعت کے عہدیدار اپنی مقامی تنظیم کو مضبوط کر لیں تو پھر انسپکٹران کی ضرورت لاحق نہیں رہتی۔ سوائے ان دیہاتی جماعتوں کے جہاں لکھے پڑھے احباب کی کمی ہوتی ہے۔ لہٰذا شہری جماعتوں کے عہدیدار حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مرکز سے انسپکٹران کی انتظار کئے بغیر تحریک جدید کے وعدہ جات اور نقد وصولی کا اہتمام فرمایا کریں تا کہ دیہاتی جماعتوں کی طرف کما حقہٗ توجہ مرکوز رکھی جا سکے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا نیا انتخاب

نبوت ۱۳۴۸ہش تا اخاء ۱۳۵۰ہش
نومبر ۱۹۶۹ء اکتوبر ۱۹۷۱ء

قائدین مقامی کے تقرر کی میعاد ۳۱ اخاء ۱۳۴۸ہش کو ختم ہو چکی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ جلد از جلد قائدین مجلس کا انتخاب کر کے صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔

انتخاب قائدین کے لئے مندرجہ ذیل قواعد مقرر ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہے۔

۱۔ قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع۔ امیر مقامی یا پریذیڈنٹ کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی ضروری ہوگی۔ کسی ایسے خادم کی صدارت میں کوئی انتخاب نہیں ہوگا جس میں اس کا اپنا نام پیش ہو سکتا ہو۔

۲۔ جس خادم کا نام قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جائے۔ وہ پنجوقتہ نماز کا پابند ہو۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راستباز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ ڈاڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے۔ تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

۳۔ قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔

۴۔ مرکز سے منظوری آنے پر نئے عہدیداران کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت تک سابقہ عہدار ہی برقرار رہیں گے۔

۵۔ یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیئے۔ (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) ایسے موقع پر کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ ایسا کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو تو اس کی اطلاع کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ایسے انتخاب کے موقع پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں۔ کسی نہ کسی کے حق میں اپنا ووٹ ضرور استعمال کیا جائے۔

۶۔ انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدار قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں۔

چونکہ مرکزی نمائندگان۔ قائدین علاقہ۔ قائدین اضلاع کا ہر جگہ بروقت پہنچنا ممکن نہیں اس لئے امراء مقامی اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ قائدین مجالس کے انتخاب کے سلسلہ میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی کا پروگرام

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۷۰/۱/۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس عیسےٰ خیل	میانوالی
۷۰/۱/۳	ہفتہ	میانوالی	؍؍
۷۰/۱/۷	بدھ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۷۰/۱/۹	جمعہ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۷۰/۱/۱۰	ہفتہ	؍؍ ؍؍ شورکوٹ شہر	؍؍
۷۰/۱/۱۳	منگل	یونین کونسل۔ جہانیاں شاہ	سرگودھا
۷۰/۱/۱۴	بدھ	آفیسر کلب۔ بھلوال	؍؍
۷۰/۱/۱۷	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ سوڈھی جے والی	؍؍
۷۰/۱/۲۰	منگل	سکول۔ بڈالی	؍؍
۷۰/۱/۲۱	بدھ	ایوان محمود۔ ربوہ	جھنگ
۷۰/۱/۲۴	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس نیل	میانوالی
۷۰/۱/۲۷	منگل	سکول نلی	سرگودھا
۷۰/۱/۲۸	بدھ	یونین کونسل۔ واں بھچراں	میانوالی
۷۰/۱/۳۱	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ کھبکہ	؍؍

نوٹ۔ بھرتی صبح دس بجے ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفیکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔ سائنس کے ساتھ میٹرک لڑکوں کو نیوی کا بھی بھرتی کیا جاتا ہے۔

معیار بھرتی۔ قد ۵ فٹ ۶ انچ۔ وزن ۱۱۳ پونڈ۔ چھاتی ۳۲"-۳۳"۔ تعلیم کم از کم پانچ جماعت۔ عمر ۱۷ سال تا ۲۳ سال تک۔

(ناظر امور عامہ)

چندہ امداد اعزہ و اقارب درویشاں

ماہ نبوت میں چندہ امداد اعزہ و اقارب درویشاں بھجوانے والے بہن بھائیوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ چندہ دہندگان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ہر رنگ میں ان کا حافظ و ناصر رہے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

نمبر شمار	نام و پتہ	رقم
۱	مکرم سردار رفیق احمد صاحب ربوہ	۵-۰۰
۲	؍؍ رفیق احمد صاحب جاوید ربوہ	۱۰-۰۰
۳	؍؍ شیخ عزیز احمد صاحب چک 5-R/8 ساہیوال	۲۰-۰۰
۴	؍؍ قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور	۵۰-۰۰
۵	مکرمہ اہلیہ صاحبہ صوفی محمد ابراہیم صاحب ربوہ	۵۰-۰۰
۶	مکرم میاں عبدالحلیم صاحب صادق میرپور	۱۰-۰۰
۷	؍؍ سید اقبال حسین شاہ صاحب ربوہ	۲-۰۰
۸	مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شجاعت علی صاحب ربوہ	۱-۰۰
۹	مکرم سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد منظور احمد صاحب ربوہ	۵-۰۰
۱۰	مکرم روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل	۱۰-۰۰
۱۱	مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ربوہ	۵۰-۰۰
۱۲	؍؍ بابو محمد عالم صاحب ربوہ	۵-۰۰
۱۳	؍؍ نوابزادہ الحاج محمد امین صاحب بنوں	۳۰-۰۰
۱۴	؍؍ حاجی محمد شریف صاحب باغبانپورہ گوجرانوالہ	۳۰-۰۰
۱۵	؍؍ چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ	۰-۲۵
۱۶	؍؍ شریف احمد صاحب سیکرٹری مال اسلام آباد	۵۰-۰۰
۱۷	؍؍ سیکرٹری مال گوجرانوالہ	۲۵-۰۰
۱۸	؍؍ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ	۶۰-۰۰
۱۹	؍؍ محمد رشید صاحب درشد نوشہرہ	۱۰-۰۰
۲۰	؍؍ عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی	۲۵-۷۵
۲۱	؍؍ محمد عاشق صاحب ساہیوال	۳۰-۰۰
۲۲	؍؍ عبدالرؤف صاحب	۱۰-۰۰
۲۳	؍؍ عبدالرحمان صاحب محاسب کراچی	۹-۹۰
۲۴	وکالت مال ثانی ربوہ	۵۰-۰۰
۲۵	مکرم ملک بشیر احمد خان صاحب ملتان	۳۰-۰۰
۲۶	؍؍ سید شریف احمد صاحب گجرات	۳۰-۰۰
۲۷	؍؍ قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۵-۰۰
۲۸	؍؍ مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی لالو	۴۵-۰۰
۲۹	؍؍ قریشی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال سکھر	۲۷-۵۰
۳۰	؍؍ عزیز الدین صاحب سیکرٹری مال ملتان	۱۲-۰۰
۳۱	؍؍ شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۸۱-۷۵
۳۲	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۳۸-۰۰
۳۳	مکرم محاسب صاحب کراچی	۲۰-۰۰
۳۴	؍؍ سلیم احمد صاحب سیکرٹری مال سنت نگر لاہور	۱-۰۰
۳۵	مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب سعودی عرب	۲۰-۰۰
۳۶	مکرم محمد امین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۱-۰۰
۳۷	؍؍ بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سلطانپورہ لاہور	۱-۰۰
۳۸	؍؍ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ	۵-۰۰
۳۹	؍؍ خواجہ محمد شریف صاحب صدر حلقہ دہلی دروازہ	۱-۰۰
۴۰	؍؍ دفتر لجنہ اماء اللہ	۲-۰۰
۴۱	مکرم سیکرٹری مال صاحب حلقہ مزنگ لاہور	۱-۰۰
۴۲	؍؍ منصور احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ لاہور	۵-۰۰
۴۳	؍؍ محمد کریم خان صاحب نیلا گنبد لاہور	۳-۰۰

وعدہ جات تحریکِ خاص لجنہ اماء اللہ

(قسط نمبر ۳۱)

ذیل میں تحریکِ خاص لجنہ اماء اللہ کے وعدہ جات کی ایک نئی قسط پیش کی جا رہی ہے۔ اس وقت تک کل وعدہ جات تین لاکھ ستاسٹھ ہزار آٹھ سو اکہادن روپے کے اور کل وصولی اسی ہزار چھ سو ترانوے روپے چھتر پیسے ہوتی ہے۔ سکیم یہ بنائی گئی تھی کہ پہلے سال کے آخر تک سوا لاکھ روپے کم از کم اکٹھے ہو جائیں۔ تا جو کام اس سکیم کے ضمن میں کئے جانے ہیں وہ شروع کر دیئے جائیں۔ پس جن بہنوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ اور اپنے پہلے سال کے وعدہ جات کی رقم کی ادائیگی ۲۱ دسمبر تک کر دیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

۱۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ صدر چھاؤنی لاہور ۵۰۰

۲۔ " بیگم میجر مہار صاحب " ۵۰۰

۳۔ " بلاکہ ناصرہ صاحبہ " ۵۰۰

۴۔ " اختر النساء صاحبہ ۵۰۰

۵۔ " فہمیدہ بیگم صاحبہ ۵۰۰

۶۔ " ڈاکٹر مبشرہ صاحبہ ۵۰۰

۷۔ " نیاز بیگم صاحبہ ۵۰۰

۸۔ " محمودہ بیگم صاحبہ ۱۰۰

۹۔ " نصرت آرا اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز راولپنڈی ۵۰۰ روپے بعد اضافہ

۱۰۔ محترمہ بشریٰ نسرین اہلیہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب شبقدر ضلع مل دکوات ۵۰۰

۱۱۔ " امۃ النصیر زینت اہلیہ محمد سعید صاحب اختر سمن آباد لائل پور ۵۰۰

۱۲۔ " صفیہ خانم صاحبہ اہلیہ محمد نصر اللہ صاحب ۱۰۰

۱۳۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ پیر محمد یوسف صاحب ۱۰۰

۱۴۔ " بشریٰ بیگم ناصر احمد صاحب کریم نگر۔ لائل پور ۲۰۰

۱۵۔ " نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب کریم نگر لائل پور ۱۰۰

۱۶۔ " بیگم شیخ عبد القدیر صاحب جناح کالونی لائل پور ۱۰۰

۱۷۔ " سعیدہ بیگم رفیق احمد صاحب ۲۰۰ بعد اضافہ

۱۸۔ " سعیدہ بیگم ملک محمد نذیر صاحب ۱۰۰

۱۹۔ " سعیدہ بیگم مجید احمد صاحب ۲۰۰

۲۰۔ " سلطانہ اختر اہلیہ شیخ سلیم الدین صاحب حلقہ غلام محمد آباد لائل پور ۱۰۰

۲۱۔ " خورشید بیگم عبد الغنی صاحب حلقہ بٹالہ کالونی لائل پور ۱۰۰

۲۲۔ " سکینہ طاہرہ اہلیہ چوہدری سعید احمد صاحب لائل پور ۱۰۰

۲۳۔ " زبیدہ بیگم اہلیہ کیپٹن نصیر احمد چوہدری ۱۰۰

۲۴۔ " زبیدہ نسرین اہلیہ سعید احمد ناصر چوہدری ۱۰۰

۲۵۔ محترمہ ناصرہ بیگم اقبال احمد گارڈ حلقہ طارق آباد لائل پور ۱۰۰

۲۶۔ " عطیہ جبین اہلیہ منیر احمد قریشی لائل پور ۱۰۰

۲۷۔ " رضیہ اختر اہلیہ ڈاکٹر رشید اختر صاحب لائل پور ۱۰۰ بعد اضافہ

۲۸۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ اقبال احمد صاحب پیپلز کالونی لائل پور ۲۰۰

۲۹۔ " طلعت بیگم مسعود احمد خان بخاری " ۱۰۰

۳۰۔ " بشارت خاتون اہلیہ عبد المجید صاحب انبالوی ۵۰۰

۳۱۔ " منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ خالد سیف اللہ صاحب لائل پور ۱۰۰ بعد اضافہ

۳۲۔ " نذیر بیگم چوہدری عبد الرحمن صاحب لائل پور ۱۰۰

۳۳۔ " نعیمہ بیگم مقصود احمد صاحب لائل پور ۱۰۰

۳۴۔ " حلیمہ بیگم صاحبہ " ۵۰۰

۳۵۔ " امۃ الحی اہلیہ عبد الحی صاحب " ۱۰۰

۳۶۔ " بلقیس بیگم ملک حبیب اللہ صاحب " ۱۰۰

۳۷۔ " ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ عبد الرشید صاحب بھٹی لائل پور ۱۰۰

۳۸۔ " رشیدہ بیگم ڈاکٹر محمد احمد صاحب لائل پور ۵۰۰

۳۹۔ " امۃ السلام صاحبہ اہلیہ بریگیڈیر اقبال احمد صاحب لائل پور ۵۰۰ بعد اضافہ

۴۰۔ " گل رعنا اہلیہ مسعود احمد صاحب " ۵۰

۴۱۔ " خالدہ اہلیہ خالد بشیر صاحب " ۲۵۰

۴۲۔ " نصرت جمال اہلیہ میاں غلام محمد صاحب ۱۲۵

۴۳۔ " خالدہ پروین اہلیہ میاں مبارک احمد صاحب ۱۲۵

۴۴۔ " حمیدہ بیگم سید غلام محمد شاہ ہیڈ کلرک " ۱۰۰

۴۵۔ " نسرین اہلیہ لئیق احمد صاحب " ۱۰۰

۴۶۔ " نعیمہ اختر اہلیہ شیخ محمد اقبال صاحب حلقہ مسجد فضل لائل پور ۱۰۰

۴۷۔ " شمیم اختر اہلیہ شیخ عبد اللطیف صاحب ۲۰۰

۴۸۔ محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ اہلیہ شیخ طاہر احمد صاحب لائل پور ۱۰۰

۴۹۔ محترمہ اکبری بیگم اہلیہ شیخ ارشاد احمد صاحب " ۱۰۰

۵۰۔ " مجیدہ بیگم اہلیہ شیخ حمید اللہ صاحب " ۵۰۰

۵۱۔ " مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ شیخ بشیر احمد صاحب XEN لائل پور ۵۰۰

۵۲۔ محترمہ خورشید بیگم چوہدری اصغر علی صاحب حلقہ گلبرگ کالونی لائل پور ۵۰۰

۵۳۔ محترمہ امینہ قمر صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب سمن آباد لائل پور ۵۰۰

۵۴۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ گکھڑ ۱۰۰

۵۵۔ محترمہ نصرت اللہ عابدہ اہلیہ انور حسین خان گکھڑ ۱۰۰

وعدے تاخیر سے بھجوانے کے نقصانات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے الفاظ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:

"جو دوست وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں"

پھر اس نقصان کی تفصیل یوں بیان فرمائی۔

۱۔ "خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد میں لینا شروع کرتے ہیں۔ اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے؟"

۲۔ "اگر آپ اس عرصہ میں وفات پا گئے تو اخروی زندگی میں جو ثواب اس چندہ کے دینے کی نیت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے محروم ہو گئے۔"

پس ہر احمدی کو ان نقصانات کے پیشِ نظر مسابقت الی الخیرات کی روح کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا وعدہ جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید)

اعلانِ نکاح

میری دختر عزیزی طلعت شہناز کا نکاح مکرم نی قاسم خان صاحب چوہدری انصر کے دوسرے صاحبزادے عزیزم انور احمد خان صاحب چوہدری سے بعوض سات ہزار روپیہ حق مہر بمورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۹ء بعد نماز جمعہ دار التبلیغ ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) میں مکرم شیخ محمود الحسن صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے پڑھایا۔ اور مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار کو تقریب رخصتانہ بمقام ۱۹/۲ پاور روڈ محمد پور ڈھاکہ عمل میں آئی۔ عزیزم انور احمد خان چوہدری مکرم و محترم خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب چوہدری مرحوم جو سلسلہ کے قدیمی اور مخلص جان نثار تھے کے پوتے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت و ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسار۔ ضیاء الحق حال مقیم اسلام آباد

دور بین اور مرزائی

سے بعد ڈاکٹر شفیق احمد مرحوم کا

دلچسپ ناول

فلسفی محبوب

ہر کتب فروش سے طلب کیجئے

خالد ٹی کمپنی بنگال چائے

کے سیل مین پانچ مخلص دوستوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ دیگر کمپنیوں کے مقابل ہوگی

• راولپنڈی۔ جہلم۔ گوجر خان۔ چکوال

• ربوہ خاص پتہ: خالد ٹی کمپنی بنگال چائے لیاقت باغ راولپنڈی

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم، کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

تحریکِ وقفِ جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمتِ دین کی تڑپ رکھنے والوں کو اِن الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا:۔

"مَیں چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح اور حضرت شہاب الدین سہروردی رح کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ مَیں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔ وہ مُجھ سے ہدائتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی سے بالکل ویران نہیں لیکن روحانیت سے بہت ویران ہو چکا ہے۔ اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقش بندیوں کی ضرورت ہے ...

پس مَیں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمّت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۵۷ء)

کیا آپ اِس آواز پر لبّیک کہتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے؟

جُملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی جائیں:۔

(۱) نام معہ ولدیت (۲) تعلیم دینی و دُنیوی (۳) عمر (۴) مستقل پتہ

جماعتِ احمدیہ کا ۷۸ واں اِلٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کرنے اور اجتماعی عبادات اور ذکرِ الٰہی کی برکات سے متمتع ہونے کی سعادت حاصل کی اور انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے پُر معارف خطابات اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے فیضیاب ہونے اور اس طرح علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے اور خدمتِ اسلام کے نئے عزائم نئے حوصلوں اور نئے ولولوں سے مالا مال ہونے اور حیاتِ تازہ سے ہمکنار ہونے کے بے حساب مواقع میسّر آئے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ہرچند کہ امسال گزشتہ سال کی نسبت لنگر خانوں میں زیادہ تعداد میں مہمانوں کے لئے کھانا تیار ہوا حتّٰی کہ ایک وقت میں لنگر خانوں سے کھانا لینے والوں کی تعداد ۶۴۰۶۹ تک جا پہنچی پھر بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے روزانہ ہی بروقت کھانا تیار ہونے اور اسے مہمانوں میں تقسیم کرنے کے نہایت وسیع انتظام کے سلسلہ میں کسی بحران سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ اتنے وسیع انتظام کے پیشِ نظر بعض ناگزیر وقتی مشکلات پیدا ہوتی رہیں لیکن کارکن پوری مستعدی کے ساتھ بروقت اقدام کر کے ان پر قابو پا کر صورتِ حال کو سنبھالتے رہے اور اس امر کی پوری کوشش کرتے رہے کہ حتی الامکان مہمانوں کو تکلیف نہ ہونے پائے۔ امسال روٹی پکانے والی چھوٹی مشین کی وجہ سے بھی جو آٹھ سَو روٹیاں فی گھنٹہ پکاتی ہے اور جسے محض تجربہ کے طور پر چلایا گیا تھا بہت سہولت رہی۔ اس مشین نے جلسہ کے ایّام میں پچاس ہزار سے بھی زیادہ تعداد میں روٹیاں پکائیں اس وجہ سے بھی امسال روٹی کی قلّت سے دوچار نہیں ہونا پڑا اور لنگر خانوں کا نظام بہت عمدگی سے چلتا رہا۔ روٹیاں پکانے والی بڑی مشین جو دو ہزار روٹیاں فی گھنٹہ تیار کرتی ہے ابھی پورے طور پر مکمل نہیں ہوسکی ہے اُس پر جلسہ کے دنوں میں محض امتحانی طور پر بہت قلیل تعداد میں روٹی پکا کر اس کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا تھا۔ توقع ہے آئندہ سال اِس مشین کے مکمل ہونے پر حسبِ ضرورت روٹیاں تیار کرنے میں مزید سہولت پیدا ہو جائیگی۔ البتہ امسال جماعتی قیام گاہوں میں پانی ذخیرہ کرنے کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مہمانوں کو حسبِ ضرورت پانی مہیا نہیں ہوتا رہا اور اِس بارہ میں مہمانوں کو دِقّت کا سامنا رہا۔ آئندہ سال کے لئے جماعتی قیام گاہوں میں پانی ذخیرہ کرنے کا تسلّی بخش انتظام کرنے پر ابھی سے توجہ دی جا رہی ہے۔ امید ہے اگلے جلسہ سے قبل اِس مشکل پر قابو پا لیا جائے گا اور مہمانوں کو کسی دِقّت کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا انشاءاللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

(باقی)

امتحان کمشن محررین صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ان امیدواران کی آگاہی کے لئے جنہوں نے کمشن صدر انجمن احمدیہ کے امتحان میں شرکت کے لئے درخواست دی ہے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ امتحان انشاءاللہ تعالیٰ مورخہ ۴ صلح ۱۳۴۹ ہش (۴ جنوری ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ دس بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔ کاغذ قلم ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔ اگر درخواست کے ساتھ تعلیمی سرٹیفکیٹ۔ تصدیق صدر جماعت یا امیر جماعت مقامی اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نہ بھجوائے گئے ہوں تو ہمراہ لیتے آئیں۔

انٹرویو مورخہ ۲۵ صلح ۱۳۴۹ ہش (۲۵ جنوری ۱۹۷۰ء) کو ۹ بجے صبح نظارت بیت المال (آمد) میں ہوگا۔

اخراجات آمد و رفت بذمہ اُمیدوار۔

محبوب عالم خالد
سیکرٹری کمشن صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴